حضرت امیر معاویہ نے اس شرط کی خلاف ورزی کی۔ کہ وہ اپنے بعد مسئلہ خلافت شوریٰ پر چھوڑ دیں گے۔

سُنی لائبریری ڈاٹ کام
www.sunnilibrary.com

محقق اسلام قاطع رفض وبدعت مناظر اسلام علامہ الحاج
محمد علی نقشبندی علیہ الرحمہ بانی جامعہ رسولیہ شیرازیہ
بلال گنج لاہور

طعن نمبر (۳)

حضرت امیر معاویہ نے اس شرط کی خلاف ورزی کی۔ کہ وہ اپنے بعد مسئلہ خلافت شوریٰ پر چھوڑ دیں گے۔

کتب شیعہ میں امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مابین صلح نامہ کے شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی مذکور ہے۔ کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے بعد خلافت کا معاملہ مجلس شوریٰ پر چھوڑ دیں گے۔ لیکن انہوں نے اس شرط کو پس پشت ڈال دیا۔ اور اپنی زندگی میں ہی۔ یزید کو ولی عہد بنا دیا۔ طعن کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

چودہ ستارے:

شرائط صلح کا حشر مؤرخین کا اتفاق ہے۔ کہ امیر معاویہ جو میدان سیاست میں کھلاڑی اور مکر و زور کی سلطنت کے تاجدار تھے۔ ا... سے وعدہ اور معاہدہ کے

marfat.com

Marfat.com

بعد ہی سب سے مکر گئے۔ وَلَمْ يَفِ لَهُ مُعَاوِيَةُ لِشَيْءٍ مِمَّا عَاهَدَ عَلَيْهِ تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۳ ص ۱۶۲۔ میں ہے کہ معاویہ نے کسی ایک چیز کی بھی پرواہ نہ کی۔ اور کسی پر عمل نہ کیا۔

(چودہ ستارے مصنفہ نجم الحسن کراروی،
صفحہ نمبر ۱۹۲ مطبوعہ موچی دروازہ لاہور۔)

جواب اوّل: یہ شرط شیعوں نے گھڑی ہے۔

طعن مذکورہ میں حضرت امام حسن اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے مابین طے پائی جانے والی شرائط میں سے جس شرط کا ذکر کیا گیا۔ اہل سنت کی مشہور کتب تاریخ میں سرے سے اس کا کوئی ذکر ہی نہیں ہے۔ تاریخ طبری، البدایہ والنہایہ اور کامل ابن اثیر میں اس کام کی کوئی شرط نہیں۔

دوسرا یہ کہ معترض نے کامل ابن اثیر کا بمعہ جلد اور صفحہ جو حوالہ نقل کیا ہے۔ تو وہ خود ساختہ ہے۔ کامل ابن اثیر میں تلاش کرنے پر نہ مل سکا۔ جب اس شرط کا اس کتاب میں وجود ہی نہیں تو پھر اس سے عہد شکنی اور بدعہدی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چلو ذرا نجم الدین کراروی ہی وضاحت کریں۔ کہ جس شرط کا تمہارے بڑوں نے ذکر کیا ہے۔ "کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے بعد خلافت کا معاملہ شوریٰ پر چھوڑ دیں گے"، کیا ایسا کرنا شیعہ عقیدہ کی رو سے درست ہے۔ اگر جواب یہ ہو کہ ایسا کرنا صحیح نہیں۔ کیونکہ تمہارے نزدیک امامت و خلافت اصول دین میں سے ہونے کی وجہ سے منصوص من اللہ ہوتی ہے شوریٰ کی صوابدید پر اُسے چھوڑا نہیں جا سکتا۔ اور نہ ہی کسی دوسرے کے اختیار میں یہ معاملہ جا سکتا ہے۔ تو پھر شوریٰ کے سپرد نہ کرنے سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر کونسا الزام آگیا۔ کہ انہوں نے امام حسن کی مخالفت کی؟

marfat.com
Marfat.com

اس سے بڑھ کر ایک اور خرابی بلکہ امام حسن رضی اللہ عنہ کی ذات پر شدید اعتراض کہ انہوں نے تمہارے عقیدۂ امامت وخلافت کے مطابق امرِ خلافت وامامت کو شوریٰ کے سپرد کر کے "منصوص من اللہ" ہونے کا عملی طور پر انکار کر دیا۔ اب بتلاؤ کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کو اس انکار پر کیا کہو گے؟ اگر وہ درست ہیں۔ تو تمہارا عقیدہ غلط اور اگر وہ غلطی پر ہیں۔ تو ان کی امامت کیسی؟ یہ اس صورت میں ہو گا۔ کہ تم اس کو درست تسلیم کر لو۔ کہ واقعی یہ شرط تھی۔

تو معلوم ہوا۔ کہ شرط مذکور کسی طور پر بھی درست نہیں۔ رہا یہ پہلو کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ولی عہد کیوں مقرر کر دیا۔ ایسا کرنا درست نہ تھا۔ اور اسلام میں اس کی اجازت نہ تھی۔

تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر ولی عہدی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے باعث الزام ہے۔ تو یہی بات حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی ہوئی۔ آپ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو ولی عہد مقرر کیا۔ اور اس کی تائید و تصدیق تمہاری کتابیں بھی کرتی ہیں۔

کشف الغمہ:

اِنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوْصٰى بِهَا اِلَيْهِ وَاَفَاضَ رِدَائَهَا عَلَيْهِ۔

(کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ جلد اول
ذکر امامتہ وبیعتہ
علیہ السلام مطبوعہ تبریز
طبع جدید)

marfat.com
Marfat.com

ترجمہ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے خلافت کی وصیت امام حسن رضی اللہ عنہ کو فرمائی۔ اور امر خلافت کی چادر انہیں اوڑھائی۔

تو ذرا دل تھام کر بتلایئے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی وہی کیا۔ جو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کیا۔ تو ایک ہی فعل ایک کے لیے باعث طعن والزام ٹھہرے۔ اور دوسرے کے لیے وہی باعث فخر و ثواب بن جائے۔؟

جواب دوم:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کسی امر میں مجھ سے بدعہدی نہ کی ـــــ امام حسن رضی اللہ عنہ

کتب شیعہ میں یہ بات موجود ہے۔ کہ جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت قریب آیا۔ تو کچھ "نام نہاد محب" ان کے ہاں آئے۔ اور عرض کرنے لگے کہ آپ اب امیر معاویہ کی بیعت کو ختم کرنے کا اعلان فرمادیں۔ ان کے جواب میں امام موصوف نے فرمایا۔

الاخبار الطوال:

قَالُوْا وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ طُوْلَ حَيَاتِ مُعَاوِيَةَ مِنْهُ سُوْءًا فِيْ اَنْفُسِهِمَا وَلَا مَكْرُوْهًا وَلَا قَطَعَ عَنْهُمَا شَيْئًا كَانَ شَرَطَ لَهُمَا وَلَا تَغَيَّرَ

marfat.com
Marfat.com

لَهُمَا مِنْ بِرٍّ۔

(الاخبار الطوال ص ۲۲۵ بین امیر معاویۃ وعمرو بن العاص)

ترجمہ

مؤرخین کہتے ہیں۔ کہ امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما نے امیر معاویہ کی پوری زندگی میں اپنے بارے میں کوئی برائی نہ دیکھی۔ اور نہ ہی کسی قسم کی خلاف طبع کوئی بات دیکھی۔ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے کی گئی کسی شرط کو ختم نہ کیا۔ اور نہ ہی اچھے سلوک کو ان سے جدا کیا۔

"الاخبار الطوال،، کے درج بالا حوالہ سے یہ بات واضح طور پر سامنے آگئی کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے طے شدہ کسی شرط کی تاحیات وہ مخالفت نہ کی۔ اور اس امر کا اقرار خود امام حسن و حسین کر رہے ہیں۔ تو عجیب بات ہے۔ کہ جن کا معاملہ اور معاہدہ ہے۔ وہ باہم شیر و شکر ہیں۔ اور "محبت کے دعویداروں،، کے پیٹ میں درد ہے۔ کہ تھمتا ہی نہیں۔ ادھر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہ مالی امداد جو ہر سال دیا کرتے تھے۔ اُسے بھی منقطع نہ کیا۔

آپ اسی جلد میں پچھلے صفحات میں ملاحظہ کر چکے ہیں۔ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تقریباً دس لاکھ دینار سالانہ امام حسن رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ارسال کیا کرتے تھے! اور دیگر اجناس کے تحائف بھی دیا کرتے تھے۔

جب ان دونوں کے مابین اس قدر ہم آہنگی کہ وہ خود ساختہ محبتوں،، کے کہنے پر بھی حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قطع تعلق نہ کیا۔ تو پھر خود ساختہ شرط کی مخالفت کا الزام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لگانا نری حماقت اور پرلے درجے کی بد دیانتی نہیں تو اور کیا ہے؟

marfat.com
Marfat.com

حقیقت بین اور حقائق شناس ان باتوں سے قطعاً فریب نہیں کھاتا۔ اور نہ ایسی لغو باتوں کے ذریعہ دوسروں کو فریب دینے کی مذموم کوشش کرتا ہے۔ مگر کیا کریں؟ نجم الحسن بے چارہ یتیم فی العلم ہے۔ وہ یہی کچھ کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

WWW.SUNNILIBRARY.COM
دفاع صحابہ و رد رافضیت
علماء اہل سنت کی تحقیقی کتب
جو رد رافضیت اور دفاع اہل سنت کے موضوع
پر تصنیف کی گئی ہیں فری آن لائن پڑھیں
اور ڈاؤن لوڈ کریں۔

marfat.com
Marfat.com